میڈیا آفس
حزب التحریر
کینیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
Hizb ut Tahrir

بدھ، 25 محرم، 1438ھ | 26/10/2016 | نمبر: 01/1438 AH

مراکش کی اپنے ماضی اور مستقبل سے غفلت

مراکش کے بادشاہ محمد ششم نے اپنا تنزانیہ کا سرکاری دورہ مکمّل کر لیا ہے۔ بہت ساری چیزوں کے علاوہ، رباط نے دارلسلام میں انتہائی جدید مسجد اور دودوما میں جدید اسٹیڈیم تعمیر کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

بدقسمتی سے رباط کی خارجہ پالیسی نہایت سطحی سوچ اور اپنے شاندار ماضی سے عدم واقفیت پر مبنی ہے۔ مراکش کے بادشاہ کا دورہ جنوبی ممالک کے مابین مفاہمت اور سفارتی و معاشی تعلقات کو مضبوط بنانے کے حوالے سے تھا۔ مراکش افریقی اتحاد میں اپنی واپسی کے لئے تنزانیہ کی مدد چاہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ جلد سے جلد اپنی کمپنیوں کو مغربی استعماری کمپنیوں اور افریقہ کے قدرتی وسائل کے مابین ایک رابطے کی کڑی بنانا چاہتا ہے۔ مراکش اور تنزانیہ نے معاشی، ثقافتی، سیاحتی اور سیاسی مشاورت کے بائیس معاہدوں پر دستخط کیے۔

دیگر مسلم ریاستوں کی طرح مراکش کے پاس بھی سوائے اپنی بد اعمالیوں کو چھپانے، اور حکمرانی اور معیشت میں مغربی نقطہ نظر کو رائج کرنے کے نتیجے میں ابھرنے والی ناانصافیوں کی پردہ پوشی کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں بچا ہے۔ اس کی تمام تر کوششیں نئی مساجد کی تعمیر اور انتظام کی آڑ میں دراصل شاہی اور مغربی کمپنیوں کے اثر ورسوخ کو بڑھانا ہے۔ مسجد کا کردار اللہ تعالیٰ کے کلام کو بلند کرنا ہے:

(فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ)

"(اللہ کا یہ نور) ایسے گھروں (مساجد اور مراکز) میں (میسر آتا ہے) جن (کی قدر ومنزلت) کے بلند کئے جانے اور جن میں اللہ کے نام کا ذکر کئے جانے کا حکم اللہ نے دیا ہے (یہ وہ گھر ہیں کہ اللہ والے) ان میں صبح وشام اس کی تسبیح کرتے ہیں" (النور: 36)

تو پھر کیسے ایک ریاست مساجد کی تعمیر کر سکتی ہے جبکہ اس ریاست میں اسلامی قوانین کا نفاذ نہ ہو رہا ہو اور کفریہ قوانین کا دور دورہ ہو؟ اس کے علاوہ کب سے ایک مسجد کی تعمیر اس معاشرے اور ریاست میں نافذ کیے جانے والے احکامات کی سچائی کے لئے ایک پیمانے کا کردار ادا کرنے لگی؟

بادشاہ حسن دوئم، جو موجودہ بادشاہ کا پیشرو تھا، کیا اس نے کاسابلانکا میں ایک وسیع مسجد کی تعمیر نہیں کی تھی؟ جو دنیا کی تیرھویں بڑی مسجد اور جس کا مینار دنیا کی تمام مساجد سے بلند تھا اور جس کو مکمل کرنے کے لئے سات سال کی انتھک کوششیں اور بے پناہ وسائل کو استعمال کیا گیا۔ اس کے بعد کیا ہوا؟ کیا مراکش اور مسلم دنیا کا احیاء ہو گیا اور ذلّت اور پستی سے نکل کر بلندی پر پہنچ گئے؟

مراکش تمام پہلوؤں سے بدحالی کا شکار ہے: اس کے لوگ غربت، خستہ انتظامی حالت، بدعنوان عدلیہ، زوال شدہ تعلیم، ایک تباہ حال شعبہ صحت، اس کے قدرتی وسائل اور دولت، بادشاہ اور اس کے حواریوں کے ہاتھوں میں مرکوز ہیں، جو اخلاقی دیوالیہ پن کا شکار ہیں۔ یہ وہ ملک ہے جو کبھی علم اور تہذیب کا گہوارہ ہوا کرتا تھا۔ دنیا کی سب سے پرانی یونیورسٹی القاورین یہاں موجود تھی۔ آج اس کی اتنی ہمّت نہیں کہ یونیورسٹی سطح پر عربی کو رائج کرے۔

یہ کس طرح کی خود عائد کردہ ذلّت ورسوائی ہے؟ ابھی تو دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ میں رباط کے کردار کا ذکر ہی نہیں، جو کہ دراصل اسلام کے خلاف جنگ ہے جو امریکہ اور مغربی ریاستوں کی خاطر لڑی جا رہی ہے اور اس کے نتیجے میں مراکش کے عوام کی زندگیاں خطرے میں ڈال دی گئی ہیں۔

مراکش کے بادشاہ نے شمالی افریقہ کے متعدد دورے کئے اور اس وقت وہ مشرقی افریقہ کا دورہ کر رہا ہے (جس میں تنزانیہ اور روانڈا شامل ہیں، جبکہ اتھوپیا کا دورہ منسوخ کر دیا گیا ہے)۔ ان تمام دوروں میں اس نے افریقہ کے ساتھ مسلمانوں کی شاندار اسلامی تاریخ کو اجاگر کیا حالانکہ ایک بہت بڑا فرق ہے اس شخص میں جو اسلام کو بطور رہنمائی دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے اور اس میں جو سرمایہ داریت اور جمہوریت کی ترویج کرتا ہے اور افریقہ کو لوٹنے کے لئے مغربی ریاستوں کے لئے دروازے کھولتا ہے۔

کب مراکش اپنی تاریخ اور خاص کر اسلامی تاریخ سے آنکھیں چرانے کے عمل کو خیرباد کہے گا؟ یہ وہ سرزمین ہے جس نے اسلام کو قبول کیا، جس نے لوگوں کو یکجا کیا اور مسلمانوں اور تمام انسانیت کے لئے علمبردار اور راہ نجات کا ذریعہ بنا یہاں تک کہ غیر مسلموں نے اپنے حکمرانوں کے جبر سے بچنے کے لئے ان سے مدد مانگی۔ اسپین کے

رہنے والوں نے جس میں وسگوتھ کے معززین، جولین (کیوٹا کا گورنر) نے بد حالی اور بادشاہ روڈرک کے مظالم کی وجہ سے مسلمانوں کو اسپیریا فتح کرنے کی دعوت دی۔ ان تمام میں جولین کی بیٹی کی روڈرک کے ہاتھوں زیادتی بھی شامل تھی۔

اس سرزمین سے طارق بن زیاد کی قیادت میں اندلس فتح کیا گیا اور اسلام بہت ساری افریقی ریاستوں میں پھیلا۔ اس شاندار تاریخ کے مقابل آج کے حالات آسمان اور زمین کے مانند ہیں۔

اگر مراکش اپنی شاندار تاریخ سے جڑا رہتا تو آج یہ تمام جنوبی صحرائے صحارا کو بھی اسلام سے فتح کر چکی ہوتا۔ اس کے بجائے اس نے سرمایہ داریت کو گلے لگایا اور اپنی شاندار تاریخ سے منہ موڑا اور اپنی تمام تر کوششیں کمزور حکمرانی کو بچانے اور اپنے پیٹ بھرنے میں صرف کیں۔ واضح طور پر ایک یکسر اسلامی تبدیلی ہی ہماری تاریخ دوہرا سکتی ہے۔

مسعود مسلم

کینیا میں حزب التحریر کے نمائندے برائے میڈیا